REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ۲۶ فتح ۱۳۳۸ ہش ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۳۰۵

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۵ دسمبر بوقت دس بجے صبح۔

دو روز سے حضرت اقدس کو کچھ اعصابی بے چینی ہو جاتی ہے۔ ویسے عام طور پر طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے حضور کی شفایابی کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۵ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ابھی درد کی تکلیف ابھی تک ہے کلائی کی حرکت میں بھی ابھی کمی ہے۔ جس کے باعث بے چینی ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

ایران کے وزیر اعظم چھ روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے

ایران پاکستان سے اور زیادہ مستحکم تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ (وزیر اعظم ایران)

کراچی ۲۵ دسمبر۔ وزیر اعظم ایران ڈاکٹر منوچہر اقبال پاکستان کے چھ روزہ خیر سگالی کے دورہ پر کراچی پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ ہمراہیوں میں مادام اقبال اور احمد فرہاد دانش چانسلر تہران یونیورسٹی کے علاوہ آقائے نصر اللہ کاظمی اور تین اور ماہرین تعلیم بھی شامل ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں اور بیگم اعظم خاں نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر آقائے قوام قدیمی سفیر ایران متعینہ پاکستان، خیر سگالی ایران ثقافتی انجمن کے عہدہ دار نیز بعض دوسرے ملکوں کے سفارتی نمائندے بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر منوچہر اقبال نے کراچی کے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا بشرط ضرورت حکومت ایران عراق سے متعلق جھگڑے کے بارے میں سینٹو سے مشورہ لے گی۔ آپ نے کہا جھگڑا پانچ کلومیٹر قطعہ اراضی سے تعلق رکھتا ہے جو آبادان کے قریب واقع ہے۔ ایران کو اب بھی امید ہے کہ یہ تنازعہ دوستانہ طریقہ پر سلجھ جائے گا۔ آپ نے کہا ایران اور عراق کے درمیان ۲۲ سال پہلے کا ایک معاہدہ موجود ہے۔ جو سرحدوں سے تعلق رکھتا ہے۔ افسوس ہے کہ عراق اس معاہدے کو درخور اعتنا نہیں سمجھتا۔ اس معاہدے کے مطابق عراق پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ انہیں پورا نہیں کر رہا۔ ڈاکٹر اقبال نے کہا مجھے پاکستان آ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں پاکستان کو اپنا دوسرا وطن سمجھتا ہوں۔ آپ نے کہا شہنشاہ ایران نے حکومت ایران کو پاکستان سے زیادہ مستحکم تعلقات قائم کرنے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملک روز بروز ایک دوسرے کے قریب تر ہوتے جائیں گے

اس دفعہ جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں بامر مجبوری تبدیلی کی گئی ہے

آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء مقرر کی گئی ہیں۔ مگر آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا۔ جیسا کہ گزشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

احباب اس امر کو خاص طور پر یاد رکھیں کہ جلسہ سالانہ کی اصل تاریخیں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ہی ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

دوسرے ٹیسٹ میں بھارت نے آسٹریلیا کی ٹیم کو شکست دے دی

کانپور ۲۵ دسمبر۔ بھارت نے آسٹریلیا کو ایک سو انیس رنز سے شکست دے دی۔ اس فتح کا سہرا جیسو پٹیل اور پولی امریگر کے سر ہے جنہوں نے دوسری اننگز میں علی الترتیب بیس اور ستائیس رنز دے کر پانچ اور چار وکٹیں حاصل کیں۔ پہلی اننگز میں بھی پٹیل نے اکہتر رنز کے عوض مہمان ٹیم کے نو کھلاڑی آؤٹ کئے تھے۔ پہلے ٹیسٹ میں بھی آسٹریلیا نے بھارت کو ایک اننگز اور ۱۲۷ رنز سے شکست دی تھی

اعلان تعطیل

قائد اعظم کے یوم ولادت کی تقریب پر دفتر الفضل بند رہے گا اس لئے مورخہ ۲۶ دسمبر کو پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مینجر الفضل

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء

قائداعظم

آج اس عظیم انسان کی پیدائش کا دن ہے جس کا نام نہ صرف پاکستان کی تاریخ اور نہ صرف مسلمان اقوام کی تاریخ بلکہ تمام دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا آج وہ دن ہے جس دن جناب محمد علی جناح جس کو قوم نے بجا طور پر قائداعظم کا خطاب دیا اور یہ خطاب گویا اس کا نام ہی بن کر رہ گیا ہے پیدا ہوئے بہت کم پاکستانی ہیں جو آپ کو جناب محمد علی جناح کے نام سے جانتے ہیں بلکہ شاید ہی کوئی پاکستانی ہوگا جو آپ کو قائداعظم کے نام سے یاد نہ کرتا ہو۔ اور یہ نام اب ایسا مشہور ہوگیا ہے اور آپ کی ذات کے ساتھ ایسا چپک گیا ہے کہ دنیا کا کوئی شخص جب بھی "قائداعظم" کہتا ہے تو اس سے بلا اشتباہ آپ ہی کی ذات مراد ہوتی ہے۔

ہماری قومی تاریخ میں اس طرح کی شاید یہ دوسری مثال ہے کہ خطاب ہی نام بن گیا ہے آپ سے پہلے "سرسید" مرحوم کو یہ فخر حاصل ہوا ہے کہ لوگ آپ کو پیدائشی نام سے نہیں بلکہ صرف خطاب سے جانتے ہیں۔ جس طرح "سرسید" پکارنے سے وہ عظیم شخصیت مراد ہوتی ہے جس کو ہندوستان کے مسلمانوں کی قومی تحریک کا پہلا راہنما کہنا چاہیئے اسی طرح قائداعظم کہنے سے وہ شخصیت مراد ہوتی ہے جس کو اس تحریک کا تکمیل کنندہ کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

سچی بات یہ ہے کہ ہندی مسلمانوں کی تحریک کے آسمان پر یہ درخشندہ قمر ہیں جو ہیں تو یکساں ہی لیکن جن میں ہلال اور بدر کا تعلق ہے سرسید اگر اس تحریک کے ہلال تھے تو قائداعظم اسی تحریک کے بدر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس صحیح قومی تحریک کا آغاز سرسید مرحوم نے کیا تھا وہی تحریک قائداعظم کے ہاتھوں بہ تقاضائے وقت مکمل صورت اختیار کر گئی اور اس کا ہی نتیجہ ہے کہ برصغیر ہند میں مسلمانوں کو ایک علیحدہ خطہ اپنے مزاج کے مطابق بسنے کا دستیاب ہوگیا۔

دونو شخصیتوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اپنی اپنی تمام قابلیتیں اسی قومی تحریک کو سرانجام دینے میں صرف کر دیں۔ دونوں کو اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے انتہائی محنت کرنی پڑی دونوں کا کام نہایت مشکل تھا۔ مگر دونوں نے خداداد ہمت سے کام لیا اور ایک مٹتی ہوئی قوم ایک ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا جہاں سرسید مرحوم نے اس کشتی کو کیل کانٹے سے درست کیا اور تیرنے کے قابل بنایا وہاں قائداعظم نے اسی کشتی کو نہایت سلامتی کے ساتھ ساحل مراد سے لگا دیا۔

الغرض آج ہم مسلمانوں کی کشتی حیات کے اس عظیم ملاح کا یوم پیدائش منا رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ملاح اس کشتی کو ایسے طوفانوں کے درمیان میسر نہ آتا تو معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوتا۔ قائداعظم نے مسلم لیگ جیسے ناکارہ لوہے کو لیا اور ایک ہی لمس سے اس کو سونے میں تبدیل کر دیا۔ یہ مسلمانان ہند کی قومی زندگی کا یقیناً ایک معجزہ ہے کہ قائداعظم جیسا راہنما ایسے حالات میں میسر آگیا کہ جو قوم کا نہایت نازک وقت تھا۔ مسلمانوں کی قومی حیات کی کشتی ایک تنکے کی طرح طوفانوں میں لرز رہی تھی۔ اس کے ملاح دل ہار چکے تھے ایک طرف کانگرس کا طوفان تھا جو عملاً محض اکثریت کی نمائندہ تھی جس کو مسلمانوں کی سب سے بڑی اقلیت کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی تھی۔ جس کو نہ صرف ہمارے دوسرے ملاحوں نے بھی آزما لیا تھا۔ مگر وہ دم نہیں مار سکتے تھے تو دوسری طرف ہمارے حکمرانوں کے مفادات کا طوفان تھا اور لطف یہ ہے کہ یہ دونوں طوفان ایک ہی رخ پر چل رہے تھے اور وہ رخ مسلمانوں کے مفادات سے متضاد تھا۔

یہ دونوں طوفان کوئی معمولی طوفان نہیں تھے یہ اتنے مؤثر اور ہمہ گیر طوفان تھے کہ خود ہماری کشتی کے اکثر ملاح بھی ان طوفانوں کے ساتھ بہ گئے تھے جس سے ان طوفانوں کی طاقت دو چند ہو گئی تھی۔ ایسے عالم میں ایک دبلا پتلا نحیف و نزار ملاح للکار کر پکارا کہ ہم مسلمانوں کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو ان طوفانوں کے علی الرغم ساحل مراد پر پہنچائیں گے یہ آواز قائداعظم کی تھی۔ دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ قائداعظم نے ان طوفانوں سے چومکھی لڑائی کی۔ جن سنگھ۔ ہندو سبھا۔ کانگرس۔ قوم پرست مسلمان جن کے سرخیل ابوالکلام آزاد جیسے عالم و فاضل اور با اثر انسان تھے اور جن کے ساتھ علماء کا ایک خاصہ لشکر بھی تھا۔ دیوبندی۔ ندوی اور لاکھوں تخریب پسند اور خود غرض مسلمان۔ اچھے بھلے بہت سے آپ کے خلاف تھے۔ پھر ان سب سے بڑھکر وہ تھے جن کے ہاتھ میں ہندوستان کی عنان حکومت تھی جنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ہندوستان کو آزاد کر دیں گے جو دل سے چاہتے تھے کہ آزادی کی باگ ڈور کانگرس کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ جس کے ساتھ علانیہ اور خفیہ اور پخت و پز کر لینا کوئی مشکل نہ تھا

ان کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے مخالف عناصر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے قائداعظم کی زبان میں کوئی ایسا اثر ڈال دیا تھا کہ آپ نے ایک منتشر قوم کو ایک لڑی میں پرو کر رکھ دیا۔ وہ قوم جس میں عقائدی۔ صوبائی اور نسلی اختلافات درجہ آخر تک پہنچے ہوئے تھے قائداعظم نے اس قوم کو ایک محاذ پر جمع کر دیا اور یہ محاذ اتنا مضبوط بنا کہ بعض اپنوں کی رخنہ اندازیاں بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ آہ۔ کئی بڑی بڑی شخصیتوں نے مذہب کی آڑ لے کر مخالفت کی اور مخالفین کی مدد کی لیکن قائداعظم کے سامنے کسی کا چراغ نہ جل سکا۔ سب کے چراغ بجھ گئے اور جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے کہا ہے ؎

جو غبارے تھے وہ آخر گر گئے

جو ستارے تھے چمکتے ہی رہے

یہ تھے قائداعظم۔ جو آج ۲۵ دسمبر کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جوار رحمت میں جگہ دے اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کارنامہ سرانجام دیا کہ جس کا ذکر نہ صرف مسلمانان پاکستان نہ صرف مسلمانان عالم بلکہ تمام اقوام کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جایا کرے گا۔

آہ! قائداعظم کی وفات کے بعد بعض تخریبی عناصر اور مفاد پرستوں نے ملک و قوم کو نقصان پہنچانے کی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے قائداعظم کے کارنامے کو اس طرح برباد نہیں کر دینا چاہتا اس نے ملک و قوم پر رحم کر کے اب ایسے لوگوں کے ہاتھ میں عنان حکومت دی ہے کہ جو قائداعظم کی اس ہمیشہ کی یادگار کو درخشاں رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور جو قائداعظم کے دل و دماغ کو از سر نو تازہ کرنا چاہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ آمین

حفاظتِ ایمان کا طریق

"ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس انتباہ سے عیاں ہے کہ ایمان کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی ہر آواز پر دیوانہ وار لبیک کہا جائے چنانچہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے جاری ہوئے دو ماہ ہو گئے ہیں۔ اشاعت اسلام کے متمنی مخلصین کا فرض ہے کہ حضور کی توقع کے مطابق جلد اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدے پیش حضور کر دیں۔ دفتر سے مزید کسی تحریک کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قربِ الٰہی کے ذرائع

از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۲-۱۲۳ پر تحریر فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ یعنی ابرار اخیار کے بڑے گروہ جن کے ساتھ بد مذاہب کی آمیزش نہیں وہ دو ہی ہیں ایک پہلوں کی جماعت یعنی صحابہ کی جماعت جو زیر تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے، دوسری پچھلوں کی جماعت جو بوجہ تربیت روحانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ سے سمجھا جاتا ہے صحابہ کے رنگ میں ہیں۔ یہی دو جماعتیں اسلام میں حقیقی طور پر منعم علیہم ہیں اور خدا تعالیٰ کا انعام ان پر یہ ہے کہ ان کو انواع و اقسام کی غلطیوں سے اور بدعات سے نجات دی ہے۔ اور ہر ایک قسم کے شرک سے ان کو پاک کیا ہے۔ اور خالص روشن توحید ان کو عطا فرمائی ہے . . .

اور اپنے نشانوں سے اس جماعت کے ایمان کو قوی کیا ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے ان کو ایک پاک گروہ بنایا ہے۔ ان میں سے جو لوگ خدا کا الہام پانے والے اور خدا کے خاص جذبہ سے اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں نبیوں کے رنگ میں ہیں۔ اور جو لوگ ان میں سے بذریعہ اپنے اعمال کے صدق اور اخلاص دکھلانے والے اور ذاتی محبت سے بغیر کسی غرض کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں وہ صدیقوں کے رنگ میں ہیں۔ اور جو لوگ ان میں سے ہر ایک فساد سے باز رہنے والے ہیں وہ صلحاء کے رنگ میں ہیں۔ اور یہی سچے مسلمان کا مقصود بالذات ہے کہ ان مقامات کو طلب کرے۔ اور جب تک حاصل نہ ہوں تب تک طلب اور تلاش میں سست نہ ہو۔"

حضور کی اس ایمان افروز تحریر میں جہاں احباب جماعت احمدیہ کو اس کا بلند مقام بتایا گیا ہے۔ وہاں اس کے افراد کو یہ تاکید بھی کی گئی کہ قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے چار قسم کے مقامات ہیں۔ جب تک ان میں سے کوئی ایک مقام حاصل نہ ہو جائے۔ انہیں اطمینان سے نہیں بیٹھنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی غرض کے لئے جلسہ سالانہ مقرر فرمایا ہے کہ تا احباب جماعت ہر سال اپنے احیاء روحانی کا موقعہ حاصل کریں۔ جب ایک احمدی اپنے گھر سے بغرض شمولیت جلسہ نکلتا ہے۔ تو اول تو وہ اپنے آرام کو ترک کرتا ہے۔ پھر اپنے مال کو خرچ کرتا ہے۔ پھر مرکز میں پہنچکر فرش پر بستر لگا کر سوتا ہے۔ پھر جو کچھ کھانا لنگر سے ملتا ہے اس پر قناعت کرتا ہے۔ پھر نمازوں اور دعاؤں کے ذوق سے حصہ پاتا ہے۔ پھر ان بزرگ ہستیوں سے ملتا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ پھر مختلف قسم کی نصیحتوں کو سنتا ہے۔ اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتا ہے۔ الغرض وہ ایک ہی عمل سے یعنی جلسہ میں شریک ہونے سے بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے ایمان میں ترو تازگی محسوس کرتا ہے۔ پس ایک اہم ذریعہ ان رنگوں کے حاصل کرنے کا جلسہ سالانہ میں شریک ہوتا ہے۔

دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ دس شرائط بیعت کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو بسر کرنے کی کوشش کی جائے۔

تیسرا ذریعہ حضور کے ملفوظات کو بار بار پڑھنا اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا ہے۔

چوتھا ذریعہ (گو وہ دس شرائط بیعت میں مذکور ہے۔ مگر اس کی خاص اہمیت کی وجہ سے علیحدہ لکھا جاتا ہے) یہ ہے کہ بُری صحبت سے بچا جائے۔ بری صحبت کی وجہ سے ذکر الٰہی میں سستی ہو جاتی ہے۔ سب سے بڑا ذکر الٰہی نماز باجماعت کا ادا کرنا ہے پھر بُرے لوگوں کی رفاقت سے بری باتوں کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اور نیک باتوں کی توفیق کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

پانچواں ذریعہ نیک لوگوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ گھر بیٹھے تو نیک لوگ مل نہیں جاتے۔ نیک لوگ اسی طرح میسر آتے ہیں جس طرح ایک طالب علم علم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ جاتا ہے۔ فیس ادا کرتا ہے۔ کتابیں خریدتا ہے تب اس کو علم حاصل کرنے کا موقعہ میسر آتا ہے اور اپنی استعداد کے مطابق علم حاصل کر لیتا ہے البتہ ایسے لوگوں کا انتخاب کہ جو واقعی نیک ہیں کچھ مشکل امر ہے مگر کوشش کرنے سے یہ مشکل دور ہو جاتی ہے۔ اوّل تو متلاشی حق یہ دیکھے کہ فلاں شخص کو بہت سے لوگ نیک قرار دیتے ہیں پھر متلاشی خود تجربہ حاصل کرے کہ کس شخص کے ساتھ مل بیٹھنے سے ذکر الٰہی کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے اور بدی سے نفرت پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔

چھٹا ذریعہ ان رنگوں کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ اپنے رزق کو حلال بنائے یعنی رشوت سے گریز کرے۔ خیانت سے بچے۔ فریب سے مال نہ کمائے۔ الغرض جائز ذریعہ سے آمدنی حاصل کرے جس کو محنت کی کمائی کہا جا سکے۔

ساتواں ذریعہ یہ ہے کہ منکسرانہ زندگی بسر کرے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کا امیدوار بنا رہے۔ تکبر سے باز رہے اور مایوسی کو بھی قریب نہ آنے دے۔

جو شخص حسینوں کی حسین ہستی کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ تکبر کے مہیب دیو کو اپنے پاس نہیں بٹھا سکتا۔ خوبصورت ترین ہستی کے اپنے پاس آنے کی امید رکھنا جبکہ تکبر جیسا مہیب دیو اپنے پاس بیٹھا ہو ایک طمع خام نہیں تو اور کیا ہے۔ کسی دل پر کلی طور پر تکبر کے بھوت کا سوار ہونا تو انتہائی چیز ہے اگر اس دیو کی ایک انگلی بھی اس خوبصورت ترین اور مقدس ترین ہستی کو نظر آئے گی تو وہ اس دل کے قریب ہرگز نہ آئیگی۔

اسی طرح مایوسی کا حال ہے بھلا وہ خدا جو حی و قیوم ہے جس کی رحمت وسیع تر ہے۔ وہ کسی کا اس سے مایوس ہونا کب گوارا کر سکتا ہے پس مایوسی کے جذام سے بچا جائے۔ ہر دو بیماریوں سے بچنے کا ادنیٰ گر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہیچ سمجھے اپنے کو کسی سے بڑا نہ کہے اپنے خطا کاروں کی خطاؤں کو بخشتا رہے تاکہ مولا کریم اس کی خطاؤں کو بخش دے۔ ہاں اسے چاہیئے کہ اپنے رب کی رحمتوں کا ہر وقت امیدوار رہے اور اس کے حضور دعائیں کرتا رہے اور سب سے بڑی دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ہے۔ یعنی اے اللہ تو ہمیں اپنے حضور آنے کے سیدھے اور استقامت والے راہ پر چلا۔ ان لوگوں کا

احبابِ جماعت کی خدمت میں ایک ضروری اپیل

قبولِ احمدیت کے حالات جلد تر بھجوائے جائیں

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

گذشتہ دنوں میری طرف سے "الفضل" میں اس مضمون کا اعلان بہ تکرار شائع ہوا ہے۔ کہ صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ایک کتاب شائع کرنے کی تجویز ہے جس میں احباب کی طرف سے ان کے قبول احمدیت کے حالات درج ہوں گے۔ احباب اس کتاب کے لئے اپنے حالات لکھ کر صیغہ ہذا کو بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں مجھے نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔ کہ اتنے اعلانات کے باوجود بہت کم دوستوں نے اس اہم امر کی طرف توجہ کی ہے۔ اور بہت کم احباب نے اپنے قبول احمدیت کے حالات تحریر کرکے ہمیں بھجوائے ہیں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ ایک بار پھر جماعت کے دوستوں کو اپنے پہلے اعلان کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ دوست اپنے قبولِ احمدیت کے حالات جلد سے جلد قلمبند کرکے صیغہ ہذا کو بھجوائیں۔ تاکہ انکی مجموعی اشاعت جلد تر ہو سکے۔

میں احمدی جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور سلسلہ کے مربیان اور دوسرے کارکنوں سے بھی اپیل کرونگا کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کار میں دوستوں کو اس امر کی بابت تحریک کریں اور ان سے ایسے حالات لکھوا کر اپنی نگرانی میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

والستہ جن پر تیرا انعام و اکرام ہوا ہے اور جو تیرے غضب کے نیچے نہیں آئے اور نہ ہی گمراہ ہوئے ہیں۔ پھر دوسری جامع دعا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی ہے یعنی اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا و آخرت کے حسنات بخش یعنی نیکوکاری کی بہشتی زندگی عطا کر اور اس طرح اس دنیا کی نامرادی کے جہنم سے دور آخری جہنم سے بچائے۔

پھر چاہیئے کہ اپنی ہر حاجت کو اپنے حقیقی حاجت روا کے سامنے بشکل دعا پیش کرتا رہے اور جس قدر اس دعا کو قبولیت حاصل ہو اسے احسان مولیٰ سمجھ کر خوب یاد رکھے اور اپنے رب کے حضور سجدات شکر بجا لاتا رہے تا مزید انعام پاوے لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔

پھر جب دیکھے کہ اس کا مولا کریم اس پر بار بار رحمت کرتا ہے اور بار بار حاجت روائی فرماتا ہے تو پھر ومما رزقنھم ینفقون کی ہدایت کے پیش نظر دوسروں کی حاجت روائی کے لئے دعا کرے۔ اس طرح ہو آہستہ آہستہ وہ اپنے گرد ایک بڑی دیوار نیکیوں کی بنائے گا اور لاخوف علیھم ولا ہم یحزنون کے قلعہ میں آ جائے گا۔

(۳) اور نقادوں کو اپنی ان صفات کے بل بوتے پر کسی طرح بچھاڑا۔ ۱۹۲۶ء سے لے کر جب وہ جداگانہ نیابت کے حامی ہوئے ۱۹۴۸ء تک جب باوجود پاکستان کے قیام کے مخالفین اپنی چالیں چلتے رہے قائد اعظم نے اپنے سیاسی مذاکرات و بیانات میں اپنی خط و کتابت میں انہیں بساط سیاست میں شکست دی۔

ہندوستان ٹائمز بھارت (دہلی) نے قائد اعظم کی رحلت پر لکھا کہ " اس کے ساتھ ہی وقتاً فوقتاً ان کی مصلحت آمیز خاموشی بھی کام کرتی رہی۔ بہت کم لیڈر ہوں گے جن کو اپنے جذبات پر اتنا قابو ہو جتنا مسلمانوں کی جذباتی قوم کے اس رہنما کو تھا۔ انہوں نے اپنی روشن مثال سے مسلمانوں کو ان کی بعض کھوئی ہوئی خوبیوں کی طرف متوجہ کیا۔"

(ماخوذ)

درخواست دعا

میرے والد چوہدری مراد عرصہ سے بوجہ پیٹ پھوڑا رسولی سخت بیمار ہیں۔ آج چنیوٹ ہسپتال میں اپریشن ہوگا احباب کرام دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (اسماعیل نیو ربوہ)

قائدِ اعظم محمد علی جناح

قائد اعظم محمد علی جناح کا نام لب پر آتے ہی قسم قسم کے جذبات دل میں ابھرتے ہیں ہزاروں خیالات دماغ میں اٹھتے ہیں۔ ان کی تقریر کا ایک ایک پھڑکتا ہوا جملہ ہر کہہ و مہ کو فوراً میدان عمل میں آ کودنے پر اکساتا ہے:۔

"یہ ہے ایک آزمائش کی گھڑی"

"میں ہر مسلمان کو تنبیہ کرتا ہوں کہ وہ قومی مفاد کے لئے اپنا جان و مال سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جائے"۔

"خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہم یقیناً کامیاب ہوں گے"۔

قائد اعظم کی زندگی ہمیشہ کسی نہ کسی بلند نصب العین کے حصول کے لئے معروف کار رہی انہوں نے جو کچھ کیا خلوص سے کیا۔ جو کچھ محسوس کیا اسے دوست دشمن دونوں کے سامنے برملا کہہ دیا۔ شروع میں جب وہ کانگرسی تھے تو کانگرسی تھے جب لیگ میں گئے تو لیگی تھے اور جب پاکستانی ہوئے تو ان کی زبان پر صرف پاکستان کا نعرہ تھا۔ جو ان کے دل میں تھا وہی ان کی زبان پر تھا۔ اس میں کسی بڑے سے بڑے آدمی یا کسی سخت سے سخت حاکم سے بھی وہ کبھی نہ ڈرے۔

"ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق"

محمد علی جناح کی زندگی کے پانچ دور ہیں۔ (بیس سال کا) پہلا دور ۱۸۷۶ء سے ۱۸۹۶ء تک جب انہوں نے تعلیم پائی اور انگلستان میں بیرسٹری کا امتحان پاس کیا (دس سال کا) دوسرا دور ۱۸۹۶ء سے ۱۹۰۶ء تک جب انہوں نے اپنی یکسوئی اور محنت سے اپنی وکیلانہ ناموری کی بنیاد ڈالی۔ پھر (دس سال کا) تیسرا دور ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۶ء تک جب وہ زیادہ تر کانگرسی رہے (بیس سال کا چوتھا دور ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۶ء تک جب وہ کانگرس اور لیگ اور ہندو مسلمانوں کے درمیان مفاہمت کی مسلسل کوشش کرتے رہے اور (تقریباً گیارہ سال کا) آخری پانچواں دور ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۸ء تک جب انہوں نے وکالت چھوڑ کر اپنی تمام تر مساعی مسلمانان ہند کی قومی تنظیم اور پاکستان کے حصول و قیام میں صرف کر دیں۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو وہ پاکستان کے پہلے فرمانروا ہوئے اور اس کے تقریباً ایک سال بعد ۷۱ سال ۸ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر پا کر ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس دار فانی سے عالم بقا کو سدھار گئے۔

جناح نے چالیس برس (۱۸۹۶ء سے ۱۹۳۶ء تک) وکالت کی اور ایسی کہ ہندوستان میں بہت کم لوگوں نے اس پیشے میں ناموری پائی اور اتنی دولت کمائی ۱۹۳۶-۳۷ء میں انہوں نے دیکھا کہ ان کی قوم انتہائی خطرے میں گھری ہوئی ہے آپ اس سے تقریباً چار سال پہلے جب مسلمان لیڈروں نے انہوں کو انگلستان میں بحری تار بھیجا تھا قوم نے اس حق اور اپنے فرض کو بخوشی تسلیم کر چکے تھے ۱۹۳۴ء میں وہ مسلم لیگ کے مستقل صدر ہو گئے۔ وہ طول و عرض ہند میں شہر شہر پھرے اور جا بجا انہوں نے جا کر مسلمانوں کے لیڈروں اور عوام سے اپیل کی منت سماجت کی سمجھایا کہ قوم کتنے شدید خطرات سے محصور ہے لیکن قوم کی تنظیم کا کام بہت کٹھن نکلا۔ لیڈروں کی جاہ پرستی اور قوم کی غفلت اس قدر دل شکن تھی کہ جناح کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کار دشوار کو ناممکن سمجھ کر اس سے ہاتھ اٹھا لیتا۔ مگر وہ جناح نہ ہو جو دشواریوں سے دل شکستہ ہو جائے اور ناکامیوں سے حوصلہ ہار بیٹھے ۱۹۳۶ء میں انہوں نے آنے والے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے مسلم لیگ کا ایک انتخابی بورڈ بنایا اور زور شور سے ہر صوبے میں اپنا کام شروع کر دیا ۱۹۳۷ء میں کانگرس کے لیڈروں سے گفت و شنید ہوئی مگر خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ کانگرس نے چھ سات صوبوں میں اکثریت حاصل کر کے وہاں اپنی حکومتیں قائم کر لیں اور نہرو نے کہا اس وقت ہندوستان میں صرف دو طاقتیں ہیں برطانوی حکومت اور کانگرس۔ جناح نے ببانگ دہل کہا کہ تم غلط کہتے ہو یہاں ایک اور طاقت بھی ہے اور وہ مسلمان ہیں جن کا اپنا تمدن، اپنی معاشرت اور اپنا نظام حیات ہے۔ اس کے بعد جناح نے ملک بھر کے مسلمانوں کو لکھنؤ میں مسلم لیگ کے پچیسویں سالانہ اجلاس (اکتوبر ۱۹۳۷ء) میں جمع ہونے اور ہندو استبداد کے خطرے کا سامنا کرنے کی دعوت دی۔ اپنے خطبۂ صدارت میں انہوں نے کہا " ایک اور صرف ایک صورت مسلمانوں کو بچا سکتی ہے، اور ان کو ان کی کھوئی ہوئی طاقت دلا سکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ پہلے اپنی گمشدہ روح کو ڈھونڈ پائیں۔" اور پھر کہا کہ " اس وقت ایسی قوتیں موجود ہیں جو ممکن ہے تم کو ڈرائیں دھمکائیں اور مرعوب کریں اور ممکن ہے ان کے ہاتھوں تم کو سخت تکلیفیں بھی پہنچیں۔ لیکن یاد رکھو کہ تشدد و ظلم کی اس بھٹی میں جب تم کو ڈالا جائے گا اگر اس پر بھی تم ثابت قدم رہے۔ اگر تم نے ان مصیبتوں اور سختیوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور تم برابر دیانتدار اور اپنی قوم کے وفادار بنے رہے تو اس طرح ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو اپنی گذشتہ عظمت اور تاریخ کی لاج رکھے گی اور مستقبل میں نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر کی تاریخ کو کہیں زیادہ پر عظمت اور شاندار بنا دے گی۔"

فروری ۱۹۳۸ء میں انہوں نے علی گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے اپنی قوم کو ہوشیار کیا کہ " سیاسیات کی دنیا کا دستور ہے کہ آپ طاقتور ہوں گے تو آپ کے لئے خیرخواہی پیار محبت اور پاس خاطر سبھی کچھ ہوگا ورنہ کچھ بھی نہیں۔" اور مارچ ۱۹۴۰ء میں پھر دہلی میں اپنے نوجوانوں کو اپیل کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ سب شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤ۔ ایک مستحکم و مضبوط فولادی پیکر کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہو اور اپنی قوم کی تنظیم و تزئین کئے جاؤ۔ دشمنوں کی فکر نہ کرو بلکہ مسلمانوں کو منظم کر کے ان سب کو یکجا و یک سو کر دو۔ ان کو پابندی کار سکھاؤ اور اس طرح ان کو ایک ایسی حیرت انگیز فوج میں تبدیل کر دو کہ ملک ہند نے کبھی پہلے دیکھی سنی نہ ہو۔ ایسا کرو گے تو یقیناً تم بہت جلد اپنی آزادی کی منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے"۔

اسی ماہ میں لاہور کے مشہور پاکستانی اجلاس میں انہوں نے کہا کہ " مجھے اپنی قوم پر پورا اعتماد ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ مسلمان متحد ہو کر دنیا کی تمام مشکلات و تکالیف کا کامیابی سے مقابلہ کریں گے۔"

اس طرح جناح نے اپنی قوم کو بلایا، سمجھایا اور ابھارا اور ان کو پاکستان کی راہ پر لگا دیا ان کی گرجتی آواز نے ملت کے رگ و پے میں ایک برقی رو دوڑا دی اور مسلم لیگ صحیح معنوں میں مسلمانوں کی ایک عوامی تحریک بن گئی۔

لکھنؤ کے اجلاس کے بعد دس برس تک جناح نے جو اب اپنی قوم کے قائد اعظم بن گئے تھے صوبے صوبے میں بلکہ شہر شہر میں اپنی قوم کی رہنمائی کی۔ پرخلوص مسلمان اپنی تمام سیاسی مشکلات میں ان کی طرف رجوع کرنے لگے۔ ادھر وہ بھی باوجود پیرانہ سالی کے جگہ جگہ پہنچے اور جہاں تک ہو سکا ایک ایک کارکن کی حوصلہ افزائی کی۔ نوجوانوں اور عورتوں کی طرف انہوں نے خاص توجہ دی۔ اور انہوں نے بھی اپنے قائد کی پکار پر جس طرح لبیک کہی اس کا مسلم سیاسیات پر معتدبہ اثر پڑا۔

قائد اعظم جس بات میں اکثر لیڈروں سے سبقت لے گئے وہ یہ تھی کہ جہاں ایک طرف ان کے دل میں قومی جوش اور شجاعت کے جذبات تھے اور عوام ان سے بے حد متاثر ہوئے وہاں ان میں قانونی قابلیت اور سیاسی بصیرت بھی بدرجۂ اتم موجود تھی اور انہوں نے مخالف جماعتوں یا قوموں کے قابل ترین نمائندوں (۳)

قائداعظم کی زندگی پر ایک نظر

۲۵ر دسمبر ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میں ۱۸۸۲ء سے ۱۸۸۶ء تک کراچی میں اور ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۱ء تک بمبئی میں پائی۔ ۱۸۹۱ء میں واپس کراچی آئے۔ اسی سال شادی ہوئی۔

۱۸۹۲ء میں انگلستان کا سفر کیا۔ وہاں ۹۳ء اور ۹۴ء کے درمیانی عرصہ میں لبرلزم سے لگاؤ پیدا ہوا۔ اسی عرصے میں وہ لارڈ مارلے سے بھی کچھ اثر قبول کیا۔ ساتھ میں دادا بھائی نوروجی سے بھی متاثر ہوئے تھے اسی زمانے میں کچھ اداکاری کا تجربہ بھی حاصل کیا۔

۱۸۹۶ء میں کراچی واپس آئے۔ ۹۷ء میں بمبئی پہنچے۔ وہاں ۱۹۰۰ء تک وکالت کرتے رہے۔ ۱۹۰۰ء میں عارضی پریسیڈنسی مجسٹریٹ بنے۔ ۱۹۰۷ء میں مقدمہ کاکس لڑا۔ ۱۹۰۶ء میں سیاست میں قدم رکھا اس سال کانگرس کا پہلا اجلاس ہوا تھا اسی سال وہ دادا بھائی نوروجی کے سیکرٹری بنے۔ اور کانگرس میں شامل ہوئے۔

۱۹۱۰ء میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے لئے چنے گئے ۱۳ء میں انہوں نے مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اگرچہ ابھی وہ مسلم لیگ میں شامل نہیں ہوئے تھے ۱۹۱۳ء میں وہ امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے لئے پھر منتخب ہوئے۔ وہاں انہوں نے کریمنل لاء ترمیمی بل پر تقریر کی۔ مسلمان وقف ویلڈنگ بل پیش کیا۔ اس پر تقریر کی اور وائسرائے نے اسے منظور کر لیا۔ اسی سال ان کے گوکھلے سے روابط بڑھے دونوں مل کر انگلستان گئے وہاں قائداعظم نے لندن انڈین ایسوسی ایشن کے اجتماع میں تقریر کی۔ اسی سال انہوں نے کراچی میں کانگرس کے جلسہ میں تقریر کی۔ اور مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔

۱۹۱۴ء میں کانگریس کے وفد کے قائد بن کر انگلستان گئے۔ کونسل آف انڈیا پر تقریر کی۔

۱۹۱۵ء میں بمبئی مسلم سٹوڈنٹس یونین کے جلسہ میں تقریر کی۔ مسلم لیگ کے اجلاس میں شریک ہوئے اور کانگرس سے اس کی حمایت کرائی۔

۱۷ء میں قائداعظم پھر امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر چنے گئے۔ احمد آباد میں جداگانہ انتخابات کے مسئلہ پر تقریر کی۔ میثاق لکھنؤ بھی اسی سال ہوا۔

۱۷ء میں بمبئی ہوم رول لیگ کے صدر بنے۔ ڈاکٹر بسنت کے خلاف احتجاج کیا۔

۱۸ء میں رتن بائی سے نسبت پھر شادی ہوئی۔ ذمہ دار حکومت کے مطالبہ والے منشور پر دستخط کئے۔ لارڈ ولنگڈن کے نقطۂ نظر پر اعتراضات کئے۔ پھر لارڈ ولنگڈن کے خلاف ایک مظاہرہ ہوا۔ جس کی انہوں نے قیادت کی اس کارنامہ پر ان کے نام پر بمبئی کا جناح ہال بنا۔

۱۹۱۹ء میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل سے استعفاء دے دیا۔ گھر میں بیٹی پیدا ہوئی۔

۱۹۲۰ء میں ہوم رول لیگ اور کانگرس سے استعفا دیدیا۔ گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون پر بیان جاری کیا۔

۱۹۲۳ء میں مرکزی قانون ساز اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔

۱۹۲۴ء میں گاندھی جی کے مسلمانوں سے اشتراک عمل پر رضامند نہ ہونے کے متعلق بیان جاری کیا۔

۱۹۲۶ء میں وہ پھر مرکزی قانون ساز اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔

۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ پر بیان دیا آل پارٹیز کانفرنس میں ان کے مطالبات رد کئے گئے۔ اہلیہ سے علیحدگی اختیار کر کے لندن چلے گئے۔

۲۹ء میں اہلیہ کا انتقال ہوا۔ مسٹر میکڈانلڈ کو ایک خط لکھا جس میں ایک کانفرنس کی تجویز پیش کی گئی۔

۳۰ء میں پہلی گول میز کانفرنس میں میں شریک ہوئے۔

پنجاب نے انھیں بڑی مبارکباد دی۔ اسی سال وہ مسلم لیگ کے مرکزی انتخابی بورڈ کے صدر ہوئے۔

۳۷ء میں اجلاس لکھنؤ میں انہوں نے اعلان کیا کہ ہندوؤں سے اتحاد ممکن نہیں ہے گاندھی جی سے خط وکتابت کی۔

۳۸ء میں پنڈت نہرو سے خط وکتابت ہوئی فلسطینی عربوں کے ساتھ انگریزوں کے برتاؤ پر اعتراض کیا۔ علامہ اقبال نے انہیں آخری خط لکھا۔

۳۹ء میں کانگرسی حکومت سے نجات کا دن منانے کی تحریک کی۔ الہ آباد یونیورسٹی میں تقریر کی۔

۱۹۴۰ء میں سر گرفتہ کو اپنا دو قومی نظریہ سمجھایا۔ لاہور میں زخمی خاکساروں سے ملاقات کی۔

قرارداد پاکستان مسلم لیگ سے منظور کرائی اور اس کے بعد قائداعظم کا خطاب قوم سے پایا۔ جنگ میں مسلمانوں کی حمایت کی شرائط پیش کیں

۴۲ء میں کرپس مشن سے اظہار ناامیدی کیا ۴۳ء میں انہیں ہلاک کرنے کی کوشش ہوئی۔ ۴۴ء میں گاندھی جی سے خط وکتابت ہوئی اور علالت کا آغاز ہوا۔ ۴۵ء میں انتخابات میں مسلم لیگ کامیاب ہوئی۔ کیبنٹ کی گروپنگ کی حمایت کی۔ لارڈ ویول سے گفت وشنید ہوئی۔ راست اقدام، کا اعلان کیا۔ مسلم لیگ کو دستور ساز اسمبلی سے علیحدہ رہنے کی ہدایت دی۔ برطانوی حکومت سے گفت وشنید کے لئے لندن گئے۔

۴۷ء میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے گفت وشنید ہوئی۔ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے سوال پر لارڈ اسمے سے ملاقات ہوئی۔ گاندھی جی سے ملاقات ہوئی۔ امن کی اپیل سے اتفاق کیا۔ جون میں پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا۔ ۱۴ر اگست کو پاکستان کے افتتاح پر تقریر کی۔ ۳۰ر اکتوبر کو لاہور میں تقریر کی اور فسادات سے متاثر مسلمانوں کو ضبط کی تلقین کی۔ ۲۵ر دسمبر کو ان کی آخری سالگرہ منائی گئی۔

۴۸ء میں سبی دربار کا افتتاح کیا۔ ڈھاکہ اور چٹاگام تشریف لے گئے سٹیٹ بنک کا افتتاح کیا۔ سٹاف کالج کوئٹہ سے خطاب کیا۔ زیارت بغرض تبدیلی آب و ہوا تشریف لے گئے پہلے جشن استقلال پر قوم کے نام وہاں سے پیغام دیا۔ ۱۱ر دسمبر کی شام کو عالم نزع میں واپس کراچی تشریف لائے۔ اسی شب کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

درخواست دُعا

میرے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں چند دنوں سے لاہور میں زیادہ بیمار ہیں انہیں دل کی تکلیف کا عارضہ ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر غلام فاطمہ لیڈی ڈاکٹر۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے اور تصاویر لینے والے احباب توجہ فرمائیں

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۵ مختلف زبانوں میں جو تقاریر کروائی گئی تھیں۔ انہیں احباب نے بہت پسند کیا تھا۔ اور حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ پریس نے بھی اس اجلاس کو اہمیت دی تھی۔ چنانچہ خبر رساں ایجنسیوں کی وساطت سے اس کی روئیداد ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ ایسٹ افریقن ٹائمز اور ریویو آف ریلیجنز میں اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کا گروپ فوٹو شائع ہوا۔ اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اسے ۱۹۶۰ء کے احمدیہ کیلنڈر میں نمایاں جگہ دی ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے اپنے موقر جریدہ صدق جدید میں "ہر ترش بیز بگو" کے عنوان کے ماتحت ادارتی نوٹ میں لکھا۔

"قادیانیوں کے سارے عیب ایک طرف اور فعالیت۔ تبلیغی جوش و سرگرمی دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلہ رہیگا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں ہماری ان مساعی کا اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا۔

ہماری کوشش ہے۔ کہ امسال اسے پہلے سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں۔ لہٰذا جو احباب کوئی غیر ملکی زبان جانتے ہوں۔ اور ۲۲ جنوری کی شام کو اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ ۱۹ جنوری تک تحریری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے۔ جو احباب تصاویر وغیرہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کیلئے ایس وی اور میٹرک جے وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ اور گرانی الاؤنس گورنمنٹ سکیل کے مطابق دیا جائیگا۔ پراویڈنٹ فنڈ اور پنشن کی مراعات حاصل ہوگی۔ احباب اپنی درخواستیں مع ضروری سرٹیفکیٹس و تصدیق پریذیڈنٹ جماعت جلد بھجوا دیں۔

ہیڈ ماسٹر (تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ضروری اعلان

بیرونجات سے راولپنڈی تشریف لانے والے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مسجد احمدیہ واقع مری روڈ از سر نو تعمیر کی غرض سے گرائی جا چکی ہے۔ اس لئے وقتی طور پر نماز جمعہ و دیگر جملہ نمازوں کے لئے مکرم محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کے مکان نمبر B/۳۶۵ کالج روڈ نیا محلہ میں بندوبست کیا گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت نمازوں کے لئے یہاں تشریف لایا کریں۔ تا اطلاع ثانی پوسٹل ایڈریس بھی یہی رہیگا

(مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

جماعت احمدیہ مگھیانہ جھنگ صدر کی تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ مگھیانہ جھنگ صدر نے اپنے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد منظور کی۔

ہماری جماعت کے سابق رکن بابو فقیر علی صاحب مرحوم قابل رشک اخلاص کے مالک تھے۔ آپ کو یہ فخر حاصل تھا کہ آپ کے فرزند محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب مبلغ مغربی افریقہ کو افریقہ ہی میں جام شہادت نوش کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت بابو صاحب مرحوم فی الحقیقت ایک ولی اللہ تھے۔ آپ کی زندگی ذکر الٰہی اور تبلیغ کے لئے وقف تھی۔ آپ کی ہمت اور آپ کے اخلاص کا یہ عالم تھا۔ کہ اسی برس کی عمر کے باوجود انصار اللہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع میں تعلیمی مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور انعام لیا۔ مرحوم کی وفات ہمارے لئے گہرے صدمہ کا باعث ہوئی ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بابو صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے ہم مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(احمد دین نائب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

ولادت

مورخہ ۲۰-۱۲-۵۹ کو میرے ماموں مکرم محمد صدیق صاحب ابن چوہدری بوٹے خان صاحب کاٹھ گڑھی کے ہاں خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطاء فرمایا ہے۔ نومولود بابو اشرف صاحب کاٹھ گڑھی مقیم کٹی کا نواسہ ہے۔ احباب سلسلہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم سلسلہ بنائے (آمین ثم آمین)

محمد سلیم ناصر (گورنمنٹ ہائی سکول سانگھڑ ـ سندھ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

برائے توجہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک کے افراد موجود ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہونا ضروری ہے

تمام امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اضلاع سے گزارش ہے۔ کہ اپنے اپنے علاقہ۔ ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں وہاں مجالس کا قیام فرمائیں۔ اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔

قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا اندراج بھی کیا کریں۔ کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا۔ اور کیوں نہیں ہوا اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کما حقہٗ سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم تجنید مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ مکرم سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی) ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرما دیں۔ خدا تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطاء فرما دیں۔ (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائلپور)

۲۔ میرے چچا جان میجر ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدر پشاور دس گیارہ روز ضعف قلب بیمار رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطاء فرمائے۔

(امۃ السمیع طلعت بنت مرزا برکت علی صاحب ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا عزیزم نسیم احمد طاہر بیمار ہے۔ عزیز کی درازی عمر اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تمام احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے (میاں عبد الرحیم ولد حاجی میاں محمد یوسف صاحب احمدی حال چنیوٹ)

۴۔ مولوی احمد الدین صاحب ساکن جھنگ صدر۔ پہلے درد شکم کی وجہ سے بیمار تھے۔ پھر افاقہ ہو گیا۔ لیکن اب پھر دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ ان کی بیماری سخت قسم کا قولنج اور انتڑیوں کی سوزش تشخیص ہوئی ہے احباب کرام۔ اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (عبد الرحیم شر ماربوہ)

۵۔ میرے ماموں چوہدری نبی بخش صاحب صحابی چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائلپور بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری محمد الدین بوٹ ہاؤس ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم عبد الرحیم صاحب پسر شہاب الدین صاحب مرحوم جو سرگودھا بلاک ۱۹ مکان ۵۲-۴ ایس میں رہا کرتے تھے۔ آج کل عدم پتہ ہیں۔ نظارت ھذا کو ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم نظارت ھذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر مکرم عبد الرحیم صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں تو وہ خود اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ جس میں بیرونی لجنات کی سالانہ رپورٹیں بھی شامل ہیں شائع ہو گئی ہے قیمت فی رپورٹ دو روپے -/۲ علاوہ ڈاک کے خرچ کے ہے تمام لجنات کو ایک ایک کاپی بذریعہ وی۔ پی بھجوائی جا رہی ہے لجنات وصول کر کے اپنے ریکارڈ میں رکھیں جو لجنات زیادہ کاپیاں منگوانی چاہئیں وہ دفتر کو لکھ کر منگوا سکتی ہیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

مقامی لوگوں کو مکانات منتقل کرنے کی کاروائی پر نظرثانی کی جائے گی

۳۱ دسمبر کے بعد متروکہ قطعات اراضی کا نیلام شروع کیا جائے گا

لاہور ۲۴ دسمبر۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے کہا ہے۔ کہ جونہی نشاندہی کے اصول کے مطابق دعویدار مہاجرین کو مکانات منتقل کرنے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ مکانات کیلئے مختص متروکہ قطعات اراضی کے نیلام کا کام شروع کر دیا جائے گا

وزیر بحالیات نے بتایا کہ متروکہ قطعات اراضی کو چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ مہاجرین کو تفویض کئے جا سکیں۔

آج جنرل اعظم خاں نے بتایا کہ جن شہروں میں متروکہ رہائشی جائیدادیں نشاندہی کے طریقے کے نفاذ کے ذریعے ختم ہو جائیں گی۔ انہیں گنجان آباد علاقے قرار دیدیا جائے گا۔ اور ان شہروں میں جو کلیم باقی رہ جائیں گے انہیں قاعدے کے مطابق دوسرے یعنی غیر گنجان علاقوں میں منتقل کرنا پڑیگا۔ تاکہ وہاں مہاجرین کو نشاندہی کے اصول کے مطابق مکانات اور دکانیں دی جا سکیں۔ وزیر بحالیات اسمبلی چیمبر میں کلیموں اور سیٹلمنٹ کے افسروں میں رابطہ رکھنے والی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا اس وقت نشاندہی کے لئے کافی مکانات موجود ہیں۔ لیکن جونہی متروکہ مکانات کی کمی محسوس ہونے لگی۔ اور نشاندہی کے لئے ایسے مکانات کا ملنا مشکل ہوگیا تو دعویدار مہاجروں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہیں رہے گا۔ کہ وہ اپنے کلیم چھوٹے شہروں میں منتقل کرائیں۔ آپ نے کہا دعویدار مہاجرین کے لئے بہتر مشورہ یہ ہے۔ کہ وہ ایسے شہروں اور قصبوں کی طرف رجوع کریں۔ جہاں ان کے لئے کافی متروکہ جائیدادیں موجود ہیں۔ آپ نے کہا جن مہاجروں کے کلیم بھارت میں چھوڑی ہوئی دیہی جائیداد سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں نشاندہی کے اصول کے مطابق بڑے شہروں میں مکانات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ نشاندہی میں حصہ لیتے وقت ان علاقوں میں مکان حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جن میں ملازمت یا تجارت کی وجہ سے ان کی موجودگی ضروری ہے اسیطرح جن مہاجروں کو زرعی زمین الاٹ ہو چکی ہے انہیں دوسرے اضلاع کے شہروں میں مکانات کے حصول کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

آپ نے کہا مقامی لوگوں کے نام مکانات منتقل کرنے کے معاملات پر نظرثانی کی جائے گی۔ اور ان کے پیش کردہ فارموں کی نہایت اچھی طرح پڑتال کی جائیگی اور اگر یہ یقین ہو جائے کہ وہ بے خانماں ہیں۔ تو صرف اسی صورت میں ان کے نام مکان منتقل کیا جائے گا۔ جنرل اعظم خاں نے ان لوگوں کو متنبہ کیا۔ جو مہاجر نہیں۔ بلکہ مقامی ہیں۔ لیکن وہ اپنے آپ کو مہاجر ظاہر کر کے دس ہزار روپے سے زیادہ کے مکانات کی منتقلی کے لئے درخواستیں کر رہے ہیں۔ جنرل اعظم خاں نے زمین کے متروکہ ٹکڑوں کی فروخت سے متعلق حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ایسی جائیداد کے قبضہ کے وقت دعویدار مہاجروں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ جس شخص کے پاس پہلے ہی مکان اور دکان موجود ہے۔ اگر وہ زمین کے کسی ٹکڑے کے نیلام میں بولی دینا چاہتا ہے۔ تو اسے اس کا نا اہل قرار دے دینا چاہیئے۔

آپ نے کہا ایسے لوگوں کو نیلام میں حصہ لینے نہیں دیا جائیگا آپ نے کہا ان قطعات اراضی کو نیلام کرنے میں حکومت کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ ان کی تجارت کی جائے۔ کوشش یہ ہوگی کہ جن مہاجروں کو بحالیات کی سکیم کے تحت متروکہ جائیداد نہیں مل سکی۔ زمین کے ٹکڑوں سے وہ فائدہ اٹھائیں آپ نے کہا کہ دیہی علاقوں میں موقع پر پہنچ کر متروکہ جائیداد کا سروے کرنے والی ٹیمیں جلد اپنا کام شروع کر دیں گی۔ دیہی علاقوں کے متروکہ مکانات اور دکانوں کی مناسب قیمتیں مقرر کی جائیں گی۔ تاکہ جن جائیداد کی قیمت کم لگائی گئی ہے۔ اسے دس ہزار روپے کی سطح پر لایا جائے۔

مسٹر چندریگر ایمسٹرڈم روانہ ہوگئے

کراچی ۲۴ دسمبر۔ مسٹر آئی آئی چندریگر ایمسٹرڈم روانہ ہوگئے جہاں وہ پاکستان کے مندوب کی حیثیت سے بین الاقوامی دریاؤں کا پانی استعمال کرنے کے سلسلہ میں انٹرنیشنل لاء ایسوسی ایشن کی مقرر کردہ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

سویڈن کے وزیراعظم کا عزم کراچی

کراچی ۲۴ دسمبر۔ وزیراعظم سویڈن مسٹر ارلانڈر پاکستان کے چھ روزہ سرکاری دورے پر۔ ۳۰ دسمبر کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ یکم جنوری کو لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ اگلے دن وہ لاہور سے راولپنڈی جائیں گے جہاں وہ صدر ایوب، وزیر خارجہ منظور قادر اور دوسرے وزراء سے ملاقات کے بعد تین جنوری کو پشاور چلے جائینگے اسی دن وہ پشاور سے راولپنڈی واپس پہنچیں گے۔ وہ اگلے دن جمرود اور طورخم جائیں گے اور پانچ جنوری کو کراچی سے تہران روانہ ہو جائیں گے۔

—— کراچی ۲۴ دسمبر۔ وزیراعظم ایران ڈاکٹر منوچہر اقبال آج شام تہران سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ مادام اقبال بھی ہوں گے۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ ڈاکٹر منوچہر اقبال خیر سگالی کے دورے پر آ رہے ہیں۔

ترکیہ ساڑھے تین کروڑ ڈالر کا اناج امریکہ سے حاصل کرے گا

واشنگٹن ۲۴ دسمبر۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے ایک سمجھوتہ کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ترکیہ امریکہ سے تین کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کا غلہ اور تیل خریدے گا۔ یہ سمجھوتہ ترکیہ کے لئے امریکہ کی مسلسل امداد کا ایک حصہ ہے۔

اس سمجھوتہ کے تحت ترکیہ تقریباً ایک کروڑ دس لاکھ بشل (ایک بشل ۲۹ سیر کا ہوتا ہے) گیہوں جس کی قیمت ایک کروڑ ۷۳ لاکھ ڈالر ہے اور تقریباً گیارہ کروڑ پونڈ بیجوں کا تیل حاصل کریگا جس کی قیمت ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ڈالر ہے۔ اور تقریباً گیارہ کروڑ پونڈ بیجوں کا تیل حاصل کرے گا۔ جس کی قیمت ایک کروڑ ۳۵ لاکھ ڈالر ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً ۹ لاکھ ۴۸ ہزار بشل جو ار بھی حاصل کرے گا۔ جس کی قیمت ۱۲ لاکھ ڈالر بنتی ہے۔

محکمہ نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اس سے قبل ایک معاہدہ کے ذریعہ ترکیہ کو ۴۱ لاکھ ۹ ہزار ڈالر تک کی مالیت کا گیہوں خریدنے کی بھی اجازت دے دی گئی ہے اس کے تحت تقریباً ۷۰ ہزار میٹرک ٹن گیہوں خریدا جائے گا

زراعتی تجارتی ترقی اور امدادی قانون کے تحت امریکی زراعتی سامان مقامی کرنسیوں میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اس مقامی کرنسی کو تجارتی توسیع کو فروغ دینے، اور خریدنے والے ملک کی اقتصادی ترقی میں امداد دینے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے

نیویارک میں ۳۴ لاکھ ٹیلی فون

نیویارک ۲۴ دسمبر۔ اس سال کے اوائل میں امریکہ میں ۶ کروڑ ۴۳ لاکھ ۸۰ ہزار فون تھے۔ جو دنیا کے کل ٹیلی فونوں کی تعداد سے نصف سے زائد ہیں۔ اس کی اطلاع رسالہ "ورلڈز ٹیلی فونز" کی ۱۹۵۹ء کی اشاعت میں دی گئی ہے سب سے زیادہ ٹیلی فون نیویارک میں ہیں جہاں ان کی تعداد ۳۴ لاکھ ۸۹ ہزار ۶۰ ہے۔

اے سی سی سیمنٹ کی قیمت میں کمی

لاہور ۲۴ دسمبر۔ ایک حالیہ اعلان کے مطابق اے سی سی سیمنٹ کے کمشنر نے پاکستان میں اے سی سی سیمنٹ کی ایکس فیکٹری کی قیمت ۲۴ دسمبر سے دو روپے چھ آنے فی ٹن کے حساب سے کم کر دی ہے۔ اب فی ٹن قیمت ۷۵ روپے کر دی گئی ہے۔ اس تخفیف کا اطلاق ۲۴ دسمبر سے پہلے کے سٹاک پر نہیں ہوگا

مغربی پاکستان ہائی کورٹ بند ہوگئی

لاہور ۲۴ دسمبر۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ دسمبر کی چھٹیوں کے لئے بند ہو گئی ہے عدالت عالیہ آئندہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کو کھلے گی۔ ... ... دو روز چار جنوری سے مقدمات کی سماعت شروع ہوگی

مال روڈ کشادہ اور خوبصورت بنانے کا نیا منصوبہ

جنوری میں کام شروع ہو جائیگا

لاہور ۲۴ دسمبر صوبائی حکومت نے لاہور میں مال روڈ کی مزید توسیع و خوبصورتی کے لئے ایک منصوبہ منظور کیا ہے جس پر آئندہ ماہ جنوری ۲۰ سے عمل شروع ہوگا اور پروگرام کے مطابق سارا کام ایک سال کے اندر مکمل کر دیا جائے گا اس منصوبے کی تکمیل پر مجموعی طور پر قریباً بارہ لاکھ روپے خرچ ہوں گے

اس منصوبے کے پہلے حصے کی تکمیل کے لئے تعمیرات عامہ کے متعلقہ حکام نے ٹنڈر طلب کر لیے پہلے حصہ کی تکمیل قریباً تین ماہ میں ہوگی اور اس پر تین لاکھ روپے کے قریب خرچ ہوگا

منصوبہ کے مطابق مال روڈ کے دونوں جانب کو نتار کی پختہ سروس روڈ بنائی جائے گی جو سائیکلوں اور تانگوں کے لئے استعمال ہوگی اور مین روڈ پہ صرف تیز رفتار موٹر گاڑیاں چل سکیں گی۔ یہ منصوبہ صوبائی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کی تحریک پہ منظور کیا گیا ہے

انڈونیشیا میں فوجی ملازمت لازمی ہوجائیگی

جکارتہ ۲۲ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا میں ہر شخص کے لیے فوجی ملازمت لازمی قرار دے دی جائے گی اور اس سلسلے میں اگلے سال کے اوائل سے ایک وسیع منصوبے کو بتدریج عملی جامہ پہنانے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

پاکستان کا تجارتی وفد رنگون پہنچ گیا

رنگون ۲۲ دسمبر پانچ ارکان پر مشتمل پاکستان کا ایک تجارتی وفد مسٹر آئی اے خاں کی زیر قیادت رنگون پہنچا جہاں وہ حکومت برما سے تجارتی معاہدہ کو آخری شکل دے گا۔ معاہدے کے تحت چاول کے عوض برما کو پٹ سن کا سامان۔ سوتی، خشک مچھلی، چائے اور لوہے کا سامان مہیا کیا جائے گا۔

الجزائر کی جلاوطن فوجی حکومت کا قیام

قاہرہ ۲۲ دسمبر پانچ ارکان پر مشتمل الجزائر کی فوجی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔ اس حکومت کے وزیراعظم ابوالقاسم ہیں جو سابقہ جلاوطن الجزائری حکومت میں نائب وزیراعظم اور وزیر دفاع تھے

گندم کا راشن سولہ (۱۶) اپریل سے ختم کر دیا جائے گا

نرخوں میں اضافہ ہونے پر مناسب کارروائی کی جائے گی (وزیر خوراک)

کراچی ۲۵ دسمبر۔ کراچی سمیت تمام مغربی پاکستان میں سولہ اپریل ۱۹۶۰ء سے راشننگ کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔ اسی طرح یکم اپریل ۱۹۶۰ء سے کراچی اور مغربی پاکستان میں گیہوں لانے لے جانے پر عاید ساری پابندیاں دور کر دی جائیں گی۔ اندازہ یہ ہے کہ ایک سو کے قریب شہروں میں راشننگ ختم ہو جائے گی جو قریباً بارہ سال سے جاری تھا۔

اس مضمون کا اعلان مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر خوراک و زراعت نے ایک پریس کانفرنس میں گندم سے متعلق حکومت کی نئی پالیسی بیان کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا حکومت نے گندم کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ قیمتیں مقرر کر کے کاشتکاروں، صارفین اور تاجروں کے مفادات محفوظ کر دیئے ہیں اور اگر گندم کے نرخوں میں ناجائز طور پر اتار چڑھاؤ ہوا تو حکومت فی الفور متوجہ ہو گی اور صورت حال پر قابو پا لے گی۔ حکومت پہلے ہی کم از کم قیمت ساڑھے تیرہ روپے فی من مقرر کر چکی ہے اور حکومت ہمیشہ اس قیمت پر گندم خریدنے پر آمادہ ہو گی اور اگر بازار کے نرخ پندرہ روپے آٹھ آنے سے چڑھ گئے تو حکومت فی الفور اپنے گودام سے گندم نکال کر ساڑھے پندرہ روپے من کے حساب سے گیہوں فروخت کرنا شروع کر دے گی۔

آپ نے کہا کم سے کم قیمت اور زیادہ سے زیادہ قیمت کا فرق تاجروں کے لئے اچھی خاصی منفعت کا موجب ہو گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ تاجر اس پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت سے تعاون کریں گے اور وہ ذخیرہ اندوزی یا دوسری سماج دشمن سرگرمیوں سے احتراز کریں گے۔

آپ نے کہا مشرقی پاکستان میں چاول سے متعلق تجارتی پالیسی نرم کر دی جائے گی اور اس صوبے کے بعض شہروں میں راشن بتدریج ختم کیا جائے گا۔ نئی پالیسی کے تحت حکومت دیہی سہولت کے مطابق بعض شہروں میں گندم کا ذخیرہ رکھے گی۔ حکومت آئندہ فصل ربیع میں ریلوے سٹیشن یا منڈیوں میں کاشتکاروں کو ایک من گندم کے عوض ساڑھے تیرہ روپے ادا کرے گی۔ اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہو گی۔

غریب اقوام کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے

(آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۵ دسمبر۔ صدر آئزن ہاور نے اپنے کرسمس کے پیغام میں مرفہ الحال اور خوش قسمت قوموں پر زور دیا ہے کہ وہ کم ترقی یافتہ قوموں کی امداد کریں جو افلاس اور ناداری کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ آپ نے کہا میں گیارہ ملکوں کا دورہ کر کے واپس آیا ہوں۔ میں نے ان ملکوں میں تین ایسی چیزیں دیکھی ہیں جو مشترک ہیں اس لحاظ سے اگر انہیں ایک کنبہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ یہ چیزیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) امریکہ اور امریکی عوام سے ان کی دوستی

(۲) ایک عرصہ پیشتر ان سب کی یہ امید مایوسی میں بدل چکی ہے کہ ان کے اور ان کے بچوں کی حالت سدھر جائے گی۔

(۳) وہ سب دل سے امن کے خواہاں ہیں

آپ نے کہا امن کی خواہش دنیا کی سب سے بڑی امنگ ہے اور یہی خواہش دنیا کی قوموں کے مستقبل کی آئینہ دار ہے۔

بھارت کی کامیابی پر تماشائیوں کا جوش و خروش

کانپور ۲۵ دسمبر۔ جب بھارت نے آسٹریلوی ٹیم کو شکست دی تو میچ دیکھنے والے پندرہ ہزار تماشائیوں فلک شگاف نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ انہوں نے جس دیوانہ وار جوش و خروش کا مظاہرہ کیا اس کی مثال بھارت کی کرکٹ کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہجوم کے مطالبے پر بھارتی کھلاڑیوں نے گراؤنڈ میں پریڈ کی اور اس دوران میں لوگوں نے ان پر پھولوں اور روپوں کی بارش کی۔

ادھر ... آسٹریلوی کپتان بینو نے بھارتی کپتان رام چند کو گرم جوشی سے مبارکباد دی اور انہیں ایک ٹوپی بطور تحفہ پیش کی۔ رام چند نے کہا آج کا دن میری زندگی کا سب سے مسرت انگیز دن ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۴۷ء کے بعد سے بھارت آسٹریلیا کے خلاف پندرہ ٹسٹ میچ کھیل چکا ہے اور یہ بھارت کی یہ پہلی کامیابی ہے۔

بدگس اور مبالغہ آمیز دعاوی کا سراغ

حیدرآباد ۲۵ دسمبر۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے بتایا کہ بدگس و مبالغہ آمیز دعاوی نیز متروکہ جائداد پر ناجائز قبضوں کا جو سراغ لگایا جا چکا ہے ان کے سلسلہ میں کارروائی مناسب طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے متروکہ جائداد کے متعلق کھوج لگانے والے محکمہ کو اور مضبوط بنایا جا رہا ہے۔

چین کے سرحدی تنازعات کی وجہ سے بھارت کی عوامی صفوں میں شدید اختلاف

بھارت سے موصول ہونے والی تشویشناک پریس رپورٹوں کا جائزہ

کلکتہ ۲۵ دسمبر:- چین بھارتی سرحدی تنازعات کی وجہ سے بھارت کی عوامی صفوں میں اختلاف کی خلیج زیادہ گہری ہو چکی ہے۔ اور یہ اختلافات متشدد جھڑپوں کی صورت میں رونما ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں مغربی بنگال، آسام اور بہار میں اشتراکیوں کے درمیان اس قسم کے تصادم ہو چکے ہیں

گزشتہ تین چار ہفتوں میں اس قسم کے چالیس تصادم ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ حادثات ایسے تھے۔ جن میں دستی بموں۔ لاٹھیوں، سوڈا واٹر کی بوتلیں اور دیگر تیز دھار آلات آزادانہ طور پر استعمال کئے گئے۔ رانا گھاٹ میں اسی قسم کا ایک تصادم پچھلے ہفتے ہوا۔ جو بعد ازاں عام بلوے کی صورت اختیار کر گیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر گولی چلانے کی دھمکی دی لیکن فسادی "خون کا بدلہ خون" کے نعرے لگاتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے حادثات اور تصادم کسی بہت بڑی سیاسی گڑبڑ کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے

پرجا سوشلسٹ پارٹی اور دیگر سیاسی جماعتیں جن کا شمار کانگرس کی خوب مخالف کی پارٹیوں میں نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ سے ملک کی تازہ صورت حال کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے لگی ہیں۔ جن سنگھ اور ہندو مہا سبھا قسم کی نوجی تنظیمیں کمیونسٹوں سے لڑنے کے لئے رضاکاروں کی تربیت کا اہتمام کر رہی ہیں

ح:- وزیر بحالیات نے بتایا ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ بدگس دعویداروں کو کوئی متروکہ جائیداد نہ ملنے پائے چنانچہ بدگس اور مبالغہ آمیز دعاوی اور متروکہ جائیداد پر قبضوں کا کھوج لگانے کی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴